ماہنامہ ''ترجمان الحدیث''

﴿جناب فاروق الرحمٰن یزدانی کے نام﴾

سوزِ دروں نے قلب کو بے حال کر دیا
اس سے کہوں سعیدؔ! جو اپنا ہو رازداں
کہنا ہے مجھ کو حضرتِ فاروق سے یہی
زخمِ جگر چمکتا ہے مانندِ کہکشاں
اس زخم کے نقوش کے اظہار کے لیے
دامن غزل کا تنگ ہے کیسے کروں بیاں
اسلوبِ شعر حاضر و موجود ہے ، اگر
اس کو جگہ عطا کرے دامانِ ''ترجماں''
اس کی جبیں پہ جلوہ گر اسمِ ظہیرؒ ہے
ہر صفحہ سج کے آتا ہے مانندِ گلستاں
یہ بزم آج جس کو فراموش کر چکی
وہ گیت پھر سناؤ ، کہو پھر وہ داستاں
موجود ہے اگر تو تو مستور کیوں ہوا؟
اے حسن! چشمِ عشق پہ پھر آج ہو عیاں
اے شمع! سر کو دُھن کہ پتنگے کو ہے جنوں
حسرت سے دیکھتا ہے یہ اٹھتا ہوا دھواں
اس کے دماغ میں وہی سودا ہے موج زن
کیوں اس کے جذب و شوق سے ہوتی ہے بدگماں
بیدار ہو رہا ہے امیرِ سبیلِ عشق
ترتیب پا رہا ہے جو خفتہ تھا کارواں
آثار کچھ ہیں صفحۂ دوراں پہ رونما
تبدیل ہو رہا ہے شب و روز یہ جہاں
فرعون کی شکست کی خبریں ہیں گرم آج
پھر ہے عصا بدست کوئی زیرِ آسماں

اے قلبِ بے قرار! ہے تجھ کو قسم، سنبھل
اے کاروانِ شوق! ذرا تیز چل

(محمد سعید، وساوے والہ)